السلام علیکم مفتی صاحب! امید ہے کہ مزاج بعافیت ہوں گے۔

﴿1﴾ اگر کوئی شخص میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کرے، اور مکہ مکرمہ پہنچ کر مسجدِ عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرلے، تو جو دم اس پر بغیر احرام میقات سے تجاوز کرنے پر واجب ہوا ہے اس کے ساقط کرنے کی غرض سے دوبارہ میقات واپس جانے کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے؟ یا اب بھی اگر یہ اس عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کسی میقات پر واپس جاکر احرام باندھ کر ادا کرے تو وہ دم ساقط ہونے کی گنجائش باقی رہے گی؟

﴿2﴾ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی بندہ نے نیت احرام سے قبل چادر پر خوشبو لگائی اور پھر کچھ مدت کے بعد وہ چادر جسم سے الگ کردی اب دوبارہ اس چادر کو اوڑھنے سے اس پر کسی قسم کی جنایت، دم یا صدقہ واجب ہوگا؟ اگر خوشبو مہکتی ہو تو کیا حکم ہوگا؟ اور اگر خوشبو ہلکی سی ہو تو کیا حکم ہوگا؟ دونوں سوالوں کے جوابات مرحمت فرماکر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔ آپ کی دعاؤں کا طلبگار۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

﴿1﴾ واضح رہے کہ اگر کوئی میقات سے باہر رہنے والا شخص بغیر احرام کے میقات سے تجاوز کرلے اور پھر حدودِ حل میں کسی جگہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرلے تو اس پر دم لازم ہوگا، البتہ اگر یہ شخص عمرہ کرنے سے پہلے کسی قریبی میقات پر جاکر تلبیہ پڑھے تو وہ دم ساقط ہو جائے گا۔ اور مکہ اور حدود حل میں رہنے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ مقام تنعیم میں واقع مسجد عائشہ سے احرام باندھیں، لیکن وہ آفاقی (میقات سے باہر رہنے والے) کے لیے میقات نہیں، لہذا صورتِ مسؤلہ میں اگر کوئی آدمی میقات پہ جانے کے بجائے مسجد عائشہ ہی سے احرام باندھ کر عمرہ کرلے جو کہ حل والوں کی میقات ہے تو دم ساقط نہیں ہوگا، اسی طرح عمرہ کرنے کے بعد دوبارہ کسی آفاقی کی میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے سے بھی دم ساقط نہیں ہوگا۔

﴿2﴾ یاد رہے کہ اگر کوئی شخص احرام کی چادروں میں خوشبو لگائے اور پھر وہ چادریں پہن کر احرام کی نیت کرے تو یہ جائز ہے، اور اس طرح کرنے سے ان چادروں سے جو خوشبو مہکتی ہے اس کے سبب نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ، لہذا صورتِ مسؤلہ میں احرام کی چادروں کو اتار کر دوبارہ استعمال کرنا جائز ہے، اور ان سے جو خوشبو آئے اس کے سبب دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر چادر سے مہکنے والی خوشبو وہ نہ ہو جو احرام سے پہلے چادر کو لگائی تھی بلکہ احرام پہننے کے بعد یا دوبارہ چادر اتارنے کے بعد کوئی خوشبو چادر کو لگائی گئی ہو تو ایسی صورت میں اگر وہ خوشبو زیادہ ہو تو اس سے دم واجب ہوگا اور خوشبو تھوڑی ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔

﴿للمسئلة الأولى﴾

**النتف في الفتاوى للسغدي (206/1): دار الفرقان.**

فلو أن رجلا جاوز الميقات من غير إحرام ثم أحرم فإن عليه دما فإن رجع إلى الميقات ولبى سقط عنه الدم في قول أبي حنيفة وفي قول أبي يوسف ومحمد إذا رجع إلى الميقات سقط عنه الدم لبى أو لم يلب.

**شرح مختصر الطحاوي للجصاص (517/2): دار البشائر الإسلامي.**

[مسألة: من جاوز الميقات فأحرم بالعمرة وطاف] قال أبو جعفر: (ولو جاوز الوقت، ثم أحرم بعمرة، وطاف لها شوطا، ثم عاد إلى الوقت: لم يسقط عنه الدم بحال). وذلك لأن عوده في هذه الحال، لا يكون له حكم الابتداء، من قبل أن الشوط المفعول من الطواف لا ينفسخ بالعود، وإنما يسقط عنه الدم إذا عاد إلى الوقت على حكم الابتداء، كأنه ابتدأ الإحرام منه.

**تحفة الفقهاء (395/1): دار الكتب العلمية.**

ثم الآفاقي إذا جاوز الميقات بغير إحرام وهو يريد الحج أو العمرة ثم عاد إلى الميقات قبل أن يحرم فأحرم منه وجاوزه محرما فإنه لا يجب عليه الدم لأنه قضى حقه بالإحرام... ولو لم يعد إلى الميقات حتى طاف شوطا أو شوطين أو وقف بعرفة في الحج تأكد عليه الدم حتى لا يسقط عنه وإن عاد إلى الميقات وجدد الميقات والتلبية.

﴿للمسئلة الثانية﴾

**صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام وما يلبس، رقم الحديث (1539).**

عن عائشة رضي الله عنها، زوج النبي صلى الله عليه وسلم، قالت: كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لإحرامه حين يحرم، ولحله قبل أن يطوف بالبيت.

**المبسوط للسرخسي (123/4): دار المعرفة.**

(قال): فإن كان تطيب أو ادهن قبل الإحرام ثم وجد ريحه بعد الإحرام لم يضره، وكذلك إن أجمر ثيابه قبل أن يحرم ثم لبسها بعد الإحرام فلا شيء عليه.

**وفيه أيضا (3/4): دار المعرفة.**

(قال) وادهن بأي دهن شئت، وهو الظاهر من المذهب عندنا أنه لا بأس بأن يتطيب، ويدهن قبل إحرامه بما شاء.

واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد عرفان عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۳۰/صفر/۱۴۴۵ھ

۱۷/ستمبر/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۱/۳/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۳۰/صفر/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

محمد ... اللہ عفی عنہ

۱/۳/۱۴۴۵ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۳۲۳۸
مورخہ ۲/۳/۱۴۴۵ھ

مفتی